نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار جس دن ان کے منہ آگ میں لٹکائے جائیں گے تو کہیں گے کاش ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانتے۔ تنگ آکر اپنے سرداروں اور بڑے رہنماؤں کو بُرا بھلا کہیں گے اور اللہ سے التجا کریں گے کہ ان کو دوگنا عذاب دے کیونکہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔

اَلدَّرسُ السَّادِسُ

سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَابِ (آیات ۶۹ تا ۷۳)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَ کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًا ﴿۶۹﴾

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	لَا تَکُوۡنُوۡا	کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا	مُوۡسٰی
اے جو ایمان لائے	نہ ہونا تم	ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے رنج پہنچایا	موسیٰؑ
فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ	مِمَّا قَالُوۡا	وَ کَانَ	عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًا
تو بری کر دیا اللہ	سے جو انہوں نے کہا	اور وہ تھا	اللہ کے نزدیک آبرو والے

مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿۷۰﴾

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا	اتَّقُوا اللّٰہَ	وَ قُوۡلُوۡا	قَوۡلًا سَدِیۡدًا
اے جو ایمان لائے	تم ڈرو اللہ سے	اور تم کہو	بات سیدھی

مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔

یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ﴿۷۱﴾

یُّصۡلِحۡ	لَکُمۡ	اَعۡمَالَکُمۡ	وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ	ذُنُوۡبَکُمۡ
اصلاح کر دے گا	تمہارے واسطے	اعمال تمہارے	اور بخش دے گا	تمہارے گناہ
وَ مَنۡ	یُّطِعِ اللّٰہَ	وَ رَسُوۡلَہٗ	فَقَدۡ فَازَ	فَوۡزًا عَظِیۡمًا
اور جو	اطاعت کرے اللہ کی	اور اس کے رسول کی	تو وہ یقیناً کامیاب ہوا	بڑی کامیابی

وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَ حَمَلَہَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا ﴿۷۲﴾

اِنَّا عَرَضۡنَا	الۡاَمَانَۃَ	عَلَی السَّمٰوٰتِ	وَ الۡاَرۡضِ	وَ الۡجِبَالِ
بے شک ہم نے پیش کیا	امانت	آسمانوں پر	اور زمین	اور پہاڑوں
فَاَبَیۡنَ	اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا	وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا	وَ حَمَلَہَا	الۡاِنۡسَانُ
پس انہوں نے انکار کیا	اس کے اٹھانے سے	اور اس سے ڈر گئے	اس کو اٹھا لیا	انسان

اِنَّہٗ کَانَ	ظَلُوۡمًا	جَہُوۡلًا		
بے شک وہ تھا	ظالم	جاہل		

ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔

لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ الۡمُشۡرِکٰتِ وَ یَتُوۡبَ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۳﴾

لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ	الۡمُنٰفِقِیۡنَ	وَ الۡمُنٰفِقٰتِ	وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ
تاکہ عذاب دے اللہ	منافق مردوں	اور منافق عورتوں	اور مشرک مردوں
وَ الۡمُشۡرِکٰتِ	وَ یَتُوۡبَ اللّٰہُ	عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ
اور مشرک عورتوں	اور توبہ قبول کرتا ہے	مومن مردوں کی	اور مومن عورتوں
وَ کَانَ اللّٰہُ	غَفُوۡرًا	رَّحِیۡمًا	
اور ہے اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے	

تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلۡکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیۡبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

بَرَّاَ	اس نے بے عیب ثابت کیا۔ برات کی۔
وَجِیۡہًا	باعزت، صاحب وجاہت۔

قَوۡلًا سَدِیۡدًا	سیدھی بات۔ غیر مبہم جس میں کوئی پیچیدگی باقی نہ رہے اور جس کا مفہوم واضح ہو۔
عَرَضۡنَا	ہم نے پیش کیا۔
اَشۡفَقۡنَ	وہ ڈر گئیں۔
ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا	بڑا ظالم اور جاہل۔

اَلتَّمَارِیۡنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الاحزاب کی آیات میں اہل ایمان کو حضرت موسیٰؑ کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

جواب: سورۃ الاحزاب میں اہل ایمان کو بتایا گیا کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ پر عیب لگا کر ایذا پہنچائی۔ موسیٰؑ کی نسبت لوگوں نے اذیت ناک باتیں کیں مگر اللہ تعالیٰ نے سب کا ابطال (غلط ثابت کرنا) کر دیا اور موسیٰؑ کا بے داغ اور بے خطا ہونا ثابت کر دیا۔

سوال نمبر 2: قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا کا مفہوم بتایئے اور ہمارے لئے اس میں کیا رہنمائی ہے؟ سورۃ الاحزاب کے حوالے سے جواب لکھئے؟

جواب: قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا:

مفہوم: اِن الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور پرہیزگاری اختیار کرو اور ہمیشہ سیدھی بات کرو یعنی کوئی لگی لپٹی بات نہ ہو۔ اور زبان کو درست رکھو کسی کو گالی گلوچ نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، غلط بیانی سے اجتناب کرو اور کسی کو دھوکہ دینے والی بات نہ کریں۔